Those who enter into eternal fear free peace by adopting the truths of Quran

سورة المؤمنون

Chapter 23

آیات 118

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الجزء 18

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾

1-یہ بالکل حقیقت ہے کہ جو ایمان والے ہیں یعنی وہ لوگ جو نازل کردہ سچائیوں و احکام و قوانین کو تسلیم کر کے امن و اطمینان کی حالت میں داخل ہو گئے تو وہ حقیقی کامرانی پا جائیں گے۔

الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾

2-یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی صلوۃ میں اپنا تکبر ختم کر کے (اللہ کی بڑائی تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کے احکام کے مطابق زندگی گزار دیتے ہیں)۔

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾

3-اور یہ وہ لوگ ہیں جو وقار کم کرنے والی بے معنی باتوں سے منہ پھیرے رکھتے ہیں۔

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ﴿۴﴾

4-اور یہ وہ لوگ ہیں جو (اپنے نفس کی) نشوونما کرتے رہتے ہیں (91/9)۔

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ﴿۵﴾

5-اور یہ وہ لوگ ہیں (یعنی یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (یعنی یہ جنسی بے راہ روی اور جنسی عریانی سے دُور رہتے ہیں)۔

اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾

6-(یہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں) سوائے اپنے ساتھی جوڑے کے بلکہ (ساتھی جوڑے وہ) جنہوں نے آپس میں مستحکم طور پر نکاح کر رکھا ہو۔ لہٰذا، بلاشبہ یہی وہ لوگ ہیں (جو جنسی روابط میں) ملامت سے پاک ہیں۔

(نوٹ: اس آیت 23/6 میں ''او ما ملکت ایمانھم'' کا مطلب اکثر مفسرین کنیزیں یا باندیاں لیتے ہیں یعنی یہ وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح نہیں ہے مگر جنسی تعلق جائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن فحش اور زنا کو قابلِ سزا جرم قرار دیتا ہے 24/2۔

بہر حال، اس سورۃ کے سیاق وسباق کے مطابق ان الفاظ کے مطالب یوں ہیں: او (حرف) ہے۔ یہاں اس کا مطلب ''یا'' نہیں لیا جائے گا بلکہ ''بلکہ'' لیا جائے گا جیسے کہ آیت 37/147 میں ہے کہ ''ہم نے اسے ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ تھے'' ملکت کا مادہ (م ل ک) ہے اور اس کے بنیادی مطالب میں ایک مطلب ''نکاح کرنا'' ہے۔ اور ایمانکم کا مادہ (ی م ن) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب دایاں ہاتھ یعنی طاقت، مضبوط وغیرہ جیسا کہ آیت 4/33 میں ہے کہ ''تمہارے عہد و پیمان بندھے اور مستحکم ہوئے'' چنانچہ اسی کے مطابق اس آیت کا ترجمہ کیا گیا ہے کیونکہ آیت 60/10 کے مطابق اگر کافروں کے پاس سے مومن عورتیں آ جائیں تو ان سے نکاح کرنے کو کہا گیا ہے انہیں کنیز بنانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح ''اگر کافر عورت تمہارے نکاح میں ہے تو اسے مت روکے رکھو'' یعنی اسے نکاح سے آزاد کرنے کو کہا گیا ہے مگر اسے کنیز بنانے کی اجازت نہیں دی گئی کیونکہ آیت 3/79 کے مطابق اللہ کسی انسان کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ دوسرے انسان کو اپنا غلام بنائے۔ لہٰذا، کسی انسان کو خرید کر یا کسی بھی طرح سے غلام یا لونڈی بنانے کا تصور ہی قرآن کی تعلیم کے خلاف ہے۔ البتہ بعض مفسرین جو ملکت ایمانکم کا ایک مطلب نوکر، خادم یا ماتحت لوگ۔ نوکرانیاں وغیرہ بھی لیتے ہیں تو وہ اپنے سیاق وسباق کے حوالے سے بعض مقامات پر درست ہوتا ہے مگر وہ ماتحت کے طور پر اُجرت لے کر کام کرنے کی حیثیت سے درست ہوتا ہے لیکن بغیر نکاح کے کسی عورت کو لونڈی یا کنیز رکھنا اور اس سے جنسی روابط رکھنا قرآن کی آیات 24/2,4/15 کے لحاظ سے قابل تعزیر جرم ہے)۔

فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾

7- لہٰذا، جو شخص اس کے علاوہ (جنسی روابط) چاہے گا تو یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی طے شدہ حد سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ ۙ﴿۸﴾

8- اور یہ (ایمان والے) وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾ وقف لازم

9- اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی صلواۃ کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی وہ صرف نماز ہی ادا نہیں کرتے بلکہ اس کے جو مقاصد ہیں اس کی ضرور تکمیل کرتے ہیں)۔

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾

10- چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جو (نہ صرف اس دنیا میں اطمینان وخوشگواریوں) کے وارث ہوں گے۔

الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

11- (بلکہ آخرت میں بھی) وہ ایسی جنت کے وارث ہوں گے جس میں وسعتیں اور شادابیاں ہوں گی اور ان میں وہ

ہمیشہ رہیں گے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ ۚ﴿۱۲﴾

12-اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے جوہر سے درست توازن وتناسب میں وجود پذیر کیا۔

ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۖ﴿۱۳﴾

13-پھر اسے نطفہ یعنی تولیدی مادے کا قطرہ بنا کر مضبوط جگہ میں ٹھہرا دیا۔

ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ۚ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ؕ﴿۱۴﴾

14-پھر اس نطفہ کو علقہ یعنی جونک کی سی شکل میں تخلیق کر دیا اور پھر اس علقہ کو گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تخلیق کر دیا۔ پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیوں کی شکل میں تخلیق کر دیا۔ پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت پہنا دیا۔ پھر ہم اسے بتدریج بڑھاتے ہوئے تخلیق کے آخری مرحلے تک لے گئے۔ لہٰذا، اللہ تبارک یعنی اللہ نشو ونما کا سامان اور ثبات واستحکام عطا کرنے والا ہے۔ اسی لئے وہ تخلیق کرنے والوں میں سب سے بہترین درست توازن وتناسب میں وجود پذیر کرنے والا ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ ؕ﴿۱۵﴾

15-(اب ذرا غور کرو کہ گیلی مٹی کے جوہر سے لے کر مراحل طے کرتے کرتے کمالات دکھانے والی انسانی مخلوق کی شکل میں آنے والے کو) پھر بلاشبہ اس کے بعد اُسے لازماً موت آئے گی۔

ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۶﴾

16-اور بلاشبہ پھر تم قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے۔

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۷﴾

17-اور تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ ہم نے تمہارے اوپر متعدد طریق درست توازن وتناسب میں وجود پذیر کر رکھے ہیں کیونکہ ہم تخلیق سے غافل نہیں ہیں۔

(**نوٹ**: آیت 2/29 میں ہے کہ زمین کے اوپر آسمان کی جانب سات کُرّے یا طبقات بنا رکھے ہیں۔ اسی آیت 23/17 میں طریق سے مراد "راستوں کا نظام یعنی سات کُروں کا نظام بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور یہ نظام زمین کو آسمان کی ان قوتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے جو اگر زمین تک پہنچ جائیں تو تباہی پیدا ہو جائے گی۔ بعض محققین سات کو محاورے کے طور پر بھی لیتے ہیں اور

اس سے مراد متعدد، بے شمار اور ان گنت بھی لیتے ہیں)۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۚ﴿۱۸﴾

18-اور (پھر یہ بھی غور کرو کہ) ہم جو آسمان سے پانی نازل کرتے ہیں تو وہ نپے تلے پیمانے کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر ہم اسے زمین میں ٹھہراتے ہیں (تا کہ وہ نشو ونما کا سامان پیدا کرنے کا موجب بنے) حالانکہ بلاشبہ ہم (یہ پانی دے دینے پر ہی نہیں بلکہ) لے جانے پر بھی قادر ہیں۔ (سوچو کہ جب یہ پانی لے لیا جاتا ہے تو کیا گزرتی ہے)۔

وقف لازم

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾

19-چنانچہ (اگر تم غور کرو تو دیکھو گے کہ) ہم نے اس سے یعنی پانی سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات تیار کر دیے اور ان میں تمہارے لئے بہت سے پھل ہیں اور اُن میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

20-اور اسی طرح ہم (زیتوں کے) درخت کو بھی اگاتے ہیں جو طُور سِینا (کے علاقے میں بکثرت پیدا ہوتا ہے) اور اس سے تیل نکلتا ہے جس سے کھانے والوں کے لئے پکوان تیار ہوتا ہے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾

21-اور بلاشبہ یہ تمہارے لئے غور کرنے کی بات ہے کہ ہم ان مویشیوں سے جو تمہیں دودھ پلاتے ہیں تو وہ ان کے باطنوں میں یعنی ان کے اندرونی نظام میں کس طرح تیار ہوتا ہے (اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ) ان میں تمہارے لئے اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ اور ان (مویشیوں) میں سے ایسے بھی ہیں جو تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۧ﴿۲۲﴾ ع 1 22 1

22-اور بلاشبہ ان (مویشیوں میں بھی ایسے ہیں) جو تمہاری سواری کے کام آتے ہیں۔ (اور پانیوں میں دیکھو کہ تمہیں) کشتیوں پر سوار ہونا (سکھایا گیا)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

23-حالانکہ ایسے حقائق پر جو بھی غور کرے گا (وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ صرف اللہ ہی پرستش واطاعت کے قابل ہے مگر لوگ غور نہیں کرتے۔ اس لئے رسولوں کو بھیجا گیا جن میں) ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس نے کہا! اے میری قوم! صرف اللہ کی پرستش کرو اور اسی کے احکام وقوانین کی اطاعت کرو۔ (اس لئے یاد رکھو کہ) اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ (لہٰذا، یہ بتاؤ) کہ کیا تم تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے (اس سچائی کو قبول کرتے ہو یا نہیں)۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ
مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ؀۲۴

24- لیکن اس کی قوم کے وہ بڑے لوگ جنہیں اختیارات اور سامانِ زندگی کی فراوانیاں حاصل تھیں، انہوں نے نوح کی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے! کہ یہ شخص کچھ نہیں ہے (جو اپنے آپ کو اللہ کا بھیجا ہوا رسول کہہ رہا ہے)۔ یہ تو صرف تم جیسا بشر ہے لیکن چاہتا یہ ہے کہ تم پر بڑائی حاصل کر لے کیونکہ اگر اللہ ہماری طرف (کوئی پیغام بھیجنا چاہتا) تو فرشتے بھیجتا۔ (اور پھر جو کچھ یہ کہتا ہے وہ بالکل انوکھی بات ہے جسے) ہم نے اپنے آباء واجداد سے کبھی نہیں سنا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ؀۲۵

25- (اور ایسا نظر آتا ہے کہ) یہ ایک ایسا آدمی ہے جسے سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ اسے جنون ہو گیا ہے (اس لئے اس کی کسی بات پر کان نہ دھرو) اور تم کچھ مدت تک انتظار کرو (اور دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے)۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ؀۲۶

26- (نوح نے) دُعا کی! کہ اے میرے رب! میری مدد فرما (کیونکہ یہ میری کوئی بات نہیں سنتے اور بغیر سوچے سمجھے) مجھے جھٹلائے جا رہے ہیں۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ؀۲۷

27- اس پر ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری زیرِ نگرانی ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور پھر جب ہمارے حکم کے مطابق تنور اُبلنے لگے گا تو کشتی میں ہر (ضروری شے) کے دو دو جوڑے ساتھ رکھ لینا اور اپنے ساتھیوں کو بھی (اس میں بٹھا لینا) سوائے ان کے جن کے بارے میں ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ (وہ اس قابل ہی نہیں کہ ان کی حفاظت کی جائے)۔ لہٰذا، ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کئے ہیں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا کیونکہ یقیناً اب وہ غرق کر دیے جائیں گے (اس لئے کہ ان کو دی گئی مہلت کا وقفہ ختم ہو چکا ہے)۔

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَي الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؀۲۸

28- اور پھر جب تم اپنی جماعت کے لوگوں کے ساتھ کشتی میں جم کر بیٹھ جاؤ تو پھر تمہاری زبانوں سے یہ صدا اُٹھنی چاہیے کہ ہم اللہ کی لامحدود عظمتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی تحسین وستائش کرتے ہیں جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔

وَقُلۡ رَّبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰـرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾

29-اور یہ بھی التجا کرنا! کہ اے میرے رب! مجھے اس منزل پر اتارنا جہاں تو نے سامانِ نشو ونما کی فراوانیاں اور ثبات و استحکام عطا کر رکھا ہے کیونکہ تجھ سے زیادہ کوئی بہترین منزل دینے والا نہیں ہے۔

اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنۡ كُنَّا لَمُبۡتَلِيۡنَ ﴿۳۰﴾

30-بلاشبہ (نوحؑ کے اس واقعہ میں سبق حاصل کرنے والوں کے لئے آگاہی کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔اور بلاشبہ ہم (گزری ہوئی قوموں کے بارے میں اصل صورتِ حال ظاہر کرتے رہتے ہیں کہ ہم کس طرح قوموں کی) آزمائش کرنے والے ہیں۔

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ‌ۚ ﴿۳۱﴾

31-(یہ تھے وہ حالات جن کے نتیجے میں قومِ نوحؑ تباہ ہوگئی) پھر ان کے بعد ہم نے بتدریج دوسری قوم کو آگے بڑھایا۔

فَاَرۡسَلۡنَا فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۲﴾ ع 2 10 2

32-پھر ہم نے ان کے لئے انہی میں سے رسول بھیجے (جنہوں نے اسی پیغام کو دہرایا کہ) تم صرف اللہ کی پرستش اور اسی کے احکام وقوانین کی اطاعت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔(لہٰذا، یہ بتاؤ کہ اس آگاہی کے بعد بھی) کیا تم تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین پر عمل کرتے ہو یا نہیں؟

وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ وَاَتۡرَفۡنٰهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثۡلُكُمۡ ۙ يَاۡكُلُ مِمَّا تَاۡكُلُوۡنَ مِنۡهُ وَيَشۡرَبُ مِمَّا تَشۡرَبُوۡنَ ۙ ﴿۳۳﴾

33-لیکن ان کی قوم کے وہ بڑے لوگ جنہیں اختیارات اور نشو ونما کے سامان کی فراوانیاں میسر تھیں،انہوں نے ان کی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور وہ آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے حالانکہ ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں خوشحالی و آسودگی عطا کر رکھی تھی۔وہ کہنے لگے! کہ یہ شخص کچھ نہیں ہے بلکہ یہ تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہے اس لئے کہ جو کچھ تم کھاتے ہو وہی کھانا یہ کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے۔

وَلَـئِنۡ اَطَعۡتُمۡ بَشَرًا مِّثۡلَـكُمۡ اِنَّكُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ۙ ﴿۳۴﴾

34-لہٰذا، اگر تم نے اپنے ہی جیسے بشر کی اطاعت اختیار کر لی تو پھر بلاشبہ تم ضرور نقصان اٹھانے والے ہو گے۔

اَيَعِدُكُمۡ اَنَّكُمۡ اِذَا مِتُّمۡ وَكُنۡتُمۡ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمۡ مُّخۡرَجُوۡنَ ۙ ﴿۳۵﴾

35-(اور یہ بتاؤ کہ) کیا وہ تمہیں وعدہ نہیں دیتا کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیوں کا (ڈھیر) رہ جاؤ گے تو (تم مر کر

جہاں بھی ہو گے) نکال لیے جاؤ گے (اور تمہیں اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا)۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

36-حالانکہ اس (قسم کی بات تو) بالکل ہی (عقل) سے دُور اور (قیاس سے) بعید بات ہے جس کا یہ وعدہ دیتا رہتا ہے۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

37-وہ (جو کہتا ہے ممکن ہی) نہیں کیونکہ زندگی بس اِسی دنیا کی زندگی ہے۔ یہیں ہم کو مرنا ہے اور یہیں ہم کو جینا ہے۔ لہٰذا، ہم مرنے کے بعد پھر نہیں اُٹھائے جائیں گے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ اِۨفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

38-اور یہ شخص اس کے سوا کچھ نہیں کہ اپنی طرف سے جھوٹی باتیں بناتا ہے اور انہیں اللہ سے منسوب کر دیتا ہے۔ اس لئے ہم اس کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

39-اُس (رسول) نے التجا کی! کہ اے میرے رب (یہ لوگ میری بات سنتے ہی نہیں اور اندھا دھند) مجھے جھٹلائے جا رہے ہیں۔ (لہٰذا، ان کے خلاف) تُو میری مدد فرما۔

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

40-(جواب میں) ارشاد ہوا (کہ ان کی مہلت کا وقفہ ختم ہونے کو ہے) اور قریب ہے وہ وقت جب یہ اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جائیں گے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

41-چنانچہ (زیادہ وقت گزرنے نہ پایا تھا کہ) ایک ہولناک آواز کے (عذاب) نے عین حق و انصاف کے مطابق انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ہم نے انہیں خس وخاشاک کی طرح (پامال) کر کے رکھ دیا۔ لہٰذا، جو قوم بھی ظلم کرنے والی ہو گی اُسے دُور کر دیا جائے گا (یعنی اُسے خوشگواریوں اور سرفرازیوں سے محروم کر کے بے حیثیت کر دیا جائے گا)۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

42-پھر ان کے بعد ہم نے بتدریج دوسری قوموں کو آگے بڑھایا۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

43-(مگر قانون وہی رہا کہ قوم کی زندگی کا فیصلہ اس کے اعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق) کوئی قوم نہ اپنے وقت سے پہلے ختم ہوتی ہے اور نہ اس کے بعد ٹھہر سکتی ہے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾

44-(اسی لئے) پھر ہم نے پے در پے رسول بھیجے (تا کہ قومیں سنبھل جائیں اور تباہیوں سے بچ جائیں) لیکن جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے (اس کی پیش کردہ آگاہی) کو جھٹلا دیا تو یکے بعد دیگرے وہ (اس کے نتیجے میں اس طرح ہلاک ہوتی رہیں کہ) ان کے بعد پھر ان کی صرف داستانیں رہ گئیں۔ لہٰذا (یہ اللہ کا اٹل قانون ہے کہ) جو قوم ایمان نہیں لاتی یعنی جو قوم نازل کردہ سچائیوں و احکام و قوانین کو تسلیم نہ کر کے امن و اطمنان میں داخل نہیں ہوتی تو پھر اسے دُور کر دیا جاتا ہے۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٥﴾

45-(اسی طرح) پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنے احکام وقوانین کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے پاس ایسے اٹل اور واضح دلائل تھے (کہ جن سے ان احکام وقوانین کی صداقتیں نکھر کر سامنے آجاتی تھیں)۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾

46-(انہیں ہم نے) فرعون اور اس کے اکابرین کی طرف بھیجا تھا (ان دونوں بھائیوں نے ان کے سامنے سچا دین پیش کیا تھا) مگر انہوں نے تکبر کیا کیونکہ وہ قوم ہی سرکش لوگوں کی تھی۔

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾

47-چنانچہ انہوں نے کہا! کیا ہم ان دو آدمیوں کی باتوں کو تسلیم کرلیں جو خود ہمارے ہی جیسے ہیں اور ان کی قوم کے لوگ (یعنی بنی اسرائیل) تو ویسے ہی ہماری غلامی و اطاعت کرنے والے ہیں۔

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾

48-لہٰذا، انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وہ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

49-حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو اس لئے ضابطۂ احکام وقوانین دیا تھا تا کہ وہ لوگ درست راستے کے لئے رہنمائی حاصل کرلیں (اور ہلاکت کے اس عذاب سے محفوظ ہو جائیں جس کی وجہ سے قومیں تباہ ہوتی رہیں اور ذلت و

رسوائی سہتی رہیں)۔

ع 18 3 3 وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾

50-اور (رسولوں کا یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ) ہم نے عیسیٰؑ اور اس کی ماں مریم کو ایک نشانی بنا دیا (نوعِ انساں کو یہ بتانے کے لئے کہ اللہ تخلیق کے لئے صرف ان قوانین کا پابند نہیں ہے جن کی آگاہی اس وقت تک انسان کو دی گئی تھی)۔ بہر حال، ہم نے ایک بلند ٹیلے پر جہاں چشمہ جاری تھا ان کے ٹھہرنے کی جگہ کا بندوبست کر دیا (تا کہ مریم اپنے بیٹے عیسیٰؑ کو جنم دے کر اطمنان کے ساتھ واپس اپنے لوگوں میں آ کر انہیں آگاہی دینے کا موجب بنے)۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾

51-(یہ تھا مختصر سا حال رسولوں میں سے چند ایک کا جنہیں یہ کہہ دیا گیا تھا کہ) اے رسولو! تم خرابیوں سے پاک خوشگوار چیزوں کو کھاؤ (پیو) اور سنورنے سنوارنے کے کاموں کے لئے (جدوجہد کرتے رہو) کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو مَیں اسے مکمل طور پر جانتا ہوں۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

52-اور بلاشبہ (تم سب رسولوں) کی جماعت ایک ہی جماعت ہے۔ اور میں ہی تمہارا رب ہوں۔ لہٰذا، تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے میرے ہی احکام وقوانین کو اختیار کیے رکھو۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

53-لہٰذا (جب ان رسولوں کی تعلیم ایک تھی تو ان کے پیروکاروں کو بھی ایک ہی ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ رسولوں کے چلے جانے کے بعد) انہوں نے اپنے کام (یعنی دین کے مقصد) کو ہی کاٹ کر رکھ دیا او آپس میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے (اور جیسا کہ فرقوں والے گروہ کرتے ہیں کہ ان میں سے) ہر گروہ نے (جو اپنی خود ساختہ شریعت بنائی ہوئی تھی) وہ اسی کو اپنے پاس رکھ کر خوش ہوتا رہا (اور سمجھتا رہا کہ صرف وہ حق پر ہے باقی سب غلط ہیں)۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾

54-بہر حال (اے رسولؐ! اس قدر واضح آگاہی کے باوجود اگر مخالفین جہالت سے نکلنا ہی نہیں چاہتے تو) تم انہیں ایک خاص مدت تک غفلت میں پڑا رہنے دو (تا آنکہ تمہارے دین کا نظام پوری آب وتاب سے سامنے آجائے اور اس کے نتائج ثابت کر دیں کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے)۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

55-(لیکن یہ جو انہیں مہلت دی جا رہی ہے تو) کیا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان کو مال (دینے) اور اولاد (کو آگے بڑھانے) کی مدد کر رہے ہیں؟

نُسَارِعُ لَهُمۡ فِی الۡخَيۡرٰتِ ؕ بَلۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾

56-(اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعمال کو نظر انداز کر کے) ہم انہیں زندگی کی خوشگواریاں دینے میں جلدی (نعمت پہ نعمت دیے جا رہے ہیں؟ نہیں! ایسا نہیں ہے) بلکہ انہیں شعور ہی نہیں ہے (کہ ان کی مہلت کا وقت ختم ہوتا جا رہا ہے)۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡيَةِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۵۷﴾

57-بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے خوف سے سہمے رہتے ہیں (کہ کہیں ان سے ایسے اعمال سرزد نہ ہو جائیں جن کے نتائج تباہ کن نکلیں)،

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۵۸﴾

58-اور جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں،

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۵۹﴾

59-اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے،

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوا وَّقُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اَنَّهُمۡ اِلٰى رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ ۙ﴿۶۰﴾

60-اور جو لوگ (حقیقی ضرورت مندوں کی نشو ونما کے لئے) جتنا کچھ دے سکتے ہیں دیتے رہتے ہیں۔ اور (اس کے باوجود) ان کے دل ڈرے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر چلے جا رہے ہیں (اس لئے کہیں ان سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جائے جو ان کے رب کو پسند نہ ہو)،

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَيۡرٰتِ وَهُمۡ لَهَا سٰبِقُوۡنَ ﴿۶۱﴾

61-(تو دراصل) یہی وہ لوگ ہیں جو خیرات میں یعنی زندگی کی آسانیوں، خوشگواریوں اور سرفرازیوں کو پیدا کرنے کے لئے تیز تر جدوجہد کرتے رہتے ہیں اور یہی ہیں جو (اس مقابلے میں) سب سے آگے نکل جانے والے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا وَلَدَيۡنَا كِتٰبٌ يَّنۡطِقُ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾

62-اور (یاد رکھو کہ احکام وقوانین صرف اس قدر ہی نازل کیے گئے ہیں جتنی کہ انسانوں میں انہیں اختیار کرنے کی استطاعت ہے کیونکہ) ہم کسی کی ذات کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

(جو اعمال کے نتائج کے بارے میں) ٹھیک بتلا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے کسی سے زیادتی و بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

63- لیکن ان (مخالفین) کے دل اس حقیقت کی طرف سے بالکل ہی غافل ہیں۔ اسی وجہ سے یہ ایسے کام کرتے ہیں (جو زندگی کی درست راہ سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں) اور یہ ایسے کام کرتے چلے جائیں گے،

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾

64- تا آنکہ جب ان لوگوں کو جو دنیا کا مال و دولت پا کر (مزے کرتے ہوئے خلقِ خدا کے حقوق سے غافل ہیں) ہم اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیں گے تب وہ چیختے چلاتے اور آہ و زاری کرتے ہوئے فریادیں کریں گے (کہ کوئی ہمیں نجات دلا دے! لیکن ارشاد ہوگا! کہ)!

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

65- اب اس چیخ و پکار اور نالہ و فریاد سے کچھ حاصل نہیں۔ بلاشبہ اب ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

66- (کیونکہ) حقیقت تو یہ ہے کہ جب ہمارے احکام و قوانین تمہارے سامنے پیش کیے جاتے تھے (تو تم انہیں سننا تک گوارا نہیں کرتے تھے اور انتہائی سرکشی سے) الٹے پاؤں چل دیتے تھے۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

67- (اور اپنی محفلوں میں) تکبر کرتے ہوئے اسے اپنی داستان گوئی کا موضوع بنا کر اس قدر انسانی وقار سے گری ہوئی باتیں کرتے تھے (کہ اسے کوئی بہتر آدمی سننا گوارا نہ کرے)۔

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

68- مگر کیا یہ لوگ اس کلام پر غور نہیں کرتے؟ (یا یہ کوئی ایسی انوکھی آگاہی ہے) جو ان (اہل کتاب) کے آباء و اجداد کی طرف پہلے نہیں آئی تھی۔

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

69- یا کیا یہ اپنے رسول (کی سابقہ زندگی سے) اس کو پہچان نہیں سکے (کہ وہ سچا ہے یا نہیں اس لئے وہ اس کے دعویٔ رسالت سے) انکار کر رہے ہیں؟

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝

70-یا یہ کہتے ہیں! کہ اسے جنون ہو گیا ہے؟ (نہیں! ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ یہ رسولؐ) ان کے پاس سچائیوں کے ساتھ آیا ہے لیکن ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو سچائی سے نفرت کرتے ہیں۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ؕ ۝

71-لہٰذا (اے رسولؐ کہو ان سے کہ) اگر سچائیاں لوگوں کی خواہشات کے تابع چلنے لگ جائیں تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کا) حسن وتوازن وامن واطمینان تباہ ہو جائے (فساد)۔ (لیکن ان لوگوں کی عقل کو دیکھو کہ) ہم ان کے پاس انہی کی (سربلندی اور امن واطمینان کے لئے) تعلیم وآگاہی لے کر آئے ہیں (مگر ان کی حالت یہ ہے کہ) یہ اسی آگاہی سے منہ موڑتے ہیں۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

72- کیا (یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اے رسولؐ) تم ان سے کوئی اجر چاہتے ہو؟ (ان سے کہہ دو کہ) تمہارے رب کا اجر سب سے بہترین ہے اور وہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ربع

73-اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم انہیں (بلا معاوضہ) متوازن ودرست راہ کی جانب دعوت دیتے جا رہے ہو۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝

74- مگر یہ بھی حقیت ہے کہ جو لوگ آخرت کو تسلیم نہیں کرتے تو وہ لازماً درست راستے سے ہٹے رہتے ہیں۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

75-اور (ضدی وسرکش لوگ جو تکلیف میں مبتلا ہیں) اگر ہم ان پر رحم کر دیں اور ان کی اس تکلیف کو دُور کر دیں جو ان پر ہے تو یہ اپنی سرکشی پر بار بار پلٹیں گے اور پھر راستہ کھو کر حیران وسرگرداں پھرنے لگ جائیں گے۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝

76-اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا تھا مگر نہ ہی وہ اپنے رب کے سامنے جھکے اور نہ ہی انہوں نے (تکبر ختم کر کے) عاجزی اختیار کی۔

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ ع 4 27 4

77- حتیٰ کہ (اب ہوگا یہ کہ) جب ان پر ہم سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو اس وقت اس میں وہ دہشت اور خوف کے مارے دم بخود رہ جائیں گے (یعنی اس وقت ان کا تکبر بھی جاتا رہے گا اور سرکشی بھی جاتی رہے گی)۔

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنۡشَاَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ۝٧٨

78- مگر (اللہ کا عذاب یونہی اندھا دھند نہیں آ جاتا بلکہ) یہ وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (تاکہ تم سوچ سمجھ کر صحیح راستہ اختیار کرلو) مگر تم ہو کہ کم ہی شکر کرتے ہو (یعنی تم ان علم کے ذرائع سے بہت ہی کم کام لیتے ہو)۔

وَهُوَ الَّذِيۡ ذَرَاَكُمۡ فِي الۡاَرۡضِ وَاِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝٧٩

79- اور (اگر تم غور کرو تو جان جاؤ گے کہ) یہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا ہے (تاکہ تم یہی کان، آنکھیں، دل استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ مگر یاد رکھو کہ واپس) تم اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيۡ يُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ وَلَهُ اخۡتِلَافُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝٨٠

80- اور (یہ بھی یاد رکھو کہ یہ) وہی ہے جو زندگی عطا کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور اسی کے مطابق رات اور دن کا اختلاف ہے (یعنی یہ دونوں ایک جیسے نہیں ہیں)۔ لیکن کیا تم اپنی عقل و فکر سے ذرا کام نہیں لیتے ہو (کہ تمہاری اپنی زندگی کی روشنی یعنی عروج اور زوال کے قوانین کیا ہیں کیونکہ یہ دونوں ایک جیسے نہیں ہیں)۔

بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ ۝٨١

81- بلکہ (اگر یہ عقل و فکر سے کام لیتے تو غلط راستے اور غلط عقیدے نہ پکڑ کر بیٹھ جاتے جس میں ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جو کچھ ان کے آباء واجداد کہتے تھے یہ بالکل ویسا ہی (بغیر سوچے سمجھے) دہرائے چلے جاتے ہیں۔

قَالُوۡٓا ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ۝٨٢

82- (اور انہی کی تقلید میں) یہ کہہ دیتے ہیں کہ جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم دوبارہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟

لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ هٰذَآ اِلَّاۤ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٨٣

83- (اور وہ کہتے ہیں کہ) حقیقت یہ ہے کہ یہ وعدہ (کہ ہم مر کر جی اٹھیں گے) پہلے سے اسی طرح ہمارے آباء واجداد سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا، یہ اگلے وقتوں کی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهَآ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٨٤

84-(مگراے رسولؐ! ان لوگوں کی اس قسم کی باتوں کے جواب میں ان سے) پوچھو! کہ اگر تم جانتے ہوتو بتاؤ کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ کس کی ملکیت ہے؟

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۸۵﴾

85-وہ ضرور کہیں گے کہ یہ اللہ کی ہے۔ان سے کہو(کہ اگر حقیقت یہ ہے) تو پھر تم اس کا ذکر کیوں نہیں کرتے (یعنی جو کچھ اس نے آگاہی دی ہے تم اسے تسلیم کیوں نہیں کرتے)؟

قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۸۶﴾

86-(اور پھر ان سے یہ بھی) پوچھو! کہ ساتوں یعنی متعدد فضائی کُرے (جو زمین کے اوپر ہیں) تو ان کی نشو ونما کرنے والا کون ہے اور وہ کون ہے جو عرشِ عظیم کی یعنی ضوابط پر مبنی کائنات کو سہارا دینے والی عظیم قوت کی نشو ونما کئے جا رہا ہے؟۔

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۸۷﴾

87-تو یہ ضرور کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کر رہا ہے (تو پھر آپ ان سے) کہہ دیں! کہ تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین کو کیوں نہیں اختیار کرتے؟

قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ يُجِيۡرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۸﴾

88-(اور پھر ان سے یہ بھی) پوچھو! کہ اگر تم جانتے ہو تو (بتاؤ) کہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے۔اور وہ (کون ہے) جو پناہ دیتا ہے تو اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟

سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ‌ ؕ قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

89-وہ ضرور کہیں گے کہ یہ تو اللہ ہی کے لئے ہے۔(اب ان سے) پوچھو (کہ ان حقائق کو تسلیم کر لینے کے بعد) وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے تمہیں دھوکہ لگتا ہے (کہ جو کچھ وحی کے ذریعے کہا جا رہا ہے وہ سچ نہیں ہے)۔

بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ﴿۹۰﴾

90- مگر بات یہ نہیں (کہ یہ دھوکے میں ہیں۔اصل بات یہ ہے کہ یہ اللہ کا اختیار صرف کائنات کی حد تک مانتے ہیں مگر اپنی زندگی میں اس کے احکام وقوانین کی پیروی اور اس کی جوابدہی کو تسلیم نہیں کرتے)۔لہٰذا، ہم جو کچھ ان کے پاس لائے ہیں وہ تو سچائیوں پر مبنی ہے۔مگر (ان کا یہ دعویٰ کہ وہ اللہ کو مانتے ہیں تو اس پر) وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ‌ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ‌ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۙ ﴿۹۱﴾

91-(اور ان سے پوچھو! کہ اللہ کے علاوہ وہ کون ہے جس کے اقتدار کے ماتحت تم رہنا چاہتے ہو کیونکہ) اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا (کہ اللہ کو چھوڑ کر تم ولی عہد کو حکمران بنانے کی سوچو)۔ اور نہ ہی اس جیسا کوئی اور اقتدار و اختیار کا مالک ہے (کہ تم ایک کو چھوڑ کر دوسرے کی حکمرانی تسلیم کر لو۔ لہٰذا، ان سے کہو کہ اگر ایسا ہوتا کہ ایک سے زیادہ خدا ہوتے) تو ہر خدا اپنی اپنی مخلوق کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اس طرح یہ سب ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتے۔ بہر حال، اللہ اس طرح کی تمام باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں بہت بلند اور پاک ہے۔

عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۹۲﴾ ع 5/15/5

92-(یاد رکھو کہ اللہ وہ ہے کہ) جو کچھ غائب ہے اور جو کچھ ظاہر ہے اسے سب کا علم ہے اور وہ (ان تمام قوتوں اور ہستیوں سے) برتر ہے جنہیں یہ اللہ پر بھروسہ کم کر کے ان کو اللہ جیسا جان کر اس کے اختیارات میں شریک کرتے ہیں۔

قُلۡ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیۡ مَا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۹۳﴾

93-(بہر حال، اے رسولؐ! تم یہ) دُعا کرو کہ! اے میرے رب! جس (آنے والی تباہی کے بارے میں) ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اگر اسے میری آنکھوں کے سامنے ہی واقع ہونا ہے،

رَبِّ فَلَا تَجۡعَلۡنِیۡ فِی الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۹۴﴾

94-(تو میری دُعا ہے کہ) اے میرے رب! تُو مجھے اس ظالم قوم میں (شامل) نہ کرنا۔

وَاِنَّا عَلٰۤى اَنۡ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمۡ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۹۵﴾

95-اور (اے رسولؐ) بلاشبہ جس (تباہی کا) ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اسے ہم تمہاری آنکھوں کے سامنے بھی طاری کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارا اس پر مکمل اختیار ہے۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ﴿۹۶﴾

96-(بہر حال، ان کی اس بات کو کہ تباہی کب آئے گی فی الحال رہنے دو اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے سرگرمِ عمل رہو اور اس سلسلے میں) احسن طریقے سے یعنی متاثر کرنے والے حسین طریقوں سے بُرائی کو ختم کرتے جاؤ (اور جو کچھ تمہارے مخالفین تمہارے خلاف) کارا گریاں کرتے رہتے ہیں انہیں ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔

وَقُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ﴿۹۷﴾

97-اور (اے رسولؐ) دُعا کیا کرو! کہ اے میرے رب! مجھے شیطانوں کی اکساہٹوں سے بچا اور اپنی پناہ میں لے لے۔

وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾

98-اور (یہ دعا مانگو کہ) اے میرے رب! مجھے اپنی پناہ میں لے لے تا کہ (ان شیطانوں کو) میرے سامنے آنے کی (جرأت) نہ ہو۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ ﴿۹۹﴾

99-(تاہم اس وقت تو تمہارے مخالفین نے شیطان کی راہ اختیار کر رکھی ہے) لیکن آخرکار جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو اس وقت وہ پکارے گا! کہ اے میرے رب! تو ایک بار پھر مجھے دنیا میں لوٹا دے۔

لَعَلِّىۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِيۡمَا تَرَكۡتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

100- تا کہ جو (دنیا) میں چھوڑ آیا ہوں (اگر مجھے ایک بار پھر زندگی مل جائے تو) امید ہے کہ میں اس میں سنورنے سنوارنے کے کام کرسکوں گا۔ (جواب آئے گا کہ) ہرگز نہیں! یہ تو بس ایک بات ہے جو کہہ رہا ہے۔ لہٰذا، اب جس دن تک وہ اٹھائے نہیں جائیں گے (اس وقت تک) ان پر برزخ یعنی ایک پردہ رہے گا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

101-چنانچہ جب صور میں پھونک ماری جائے گی یعنی جب بگل کی طرح کی آواز طاری ہوگی تو اس دن نہ آپس کی رشتے داریاں باقی رہیں گی اور نہ ہی کوئی ایک دوسرے کا پرسانِ حال ہوگا۔

فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾

102-اُس وقت (جو عدل کا ترازو قائم ہوگا تو) اس کے مطابق جس کا پلڑا بھاری ہوگا (یعنی جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی) تو یہ وہی لوگ ہوں گے جو کامیاب و کامران ہوں گے۔

وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِىۡ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾

103-اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال لیا کیونکہ انہیں ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔

تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَهُمۡ فِيۡهَا كٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾

104-(اور دوزخ کی) آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور ان کے منہ اس میں بُری طرح بگڑ رہے ہوں گے۔

اَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

105-(ان سے پوچھا جائے گا کہ) کیا تمہارے سامنے میرے احکام و قوانین بیان نہیں کیے جاتے تھے؟ مگر تم انہیں

جھٹلا دیا کرتے تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ۝١٠٦

106-وہ کہیں گے! کہ اے ہمارے رب! (یہ سب درست ہے اور ہم اعتراف کرتے ہیں کہ) ہم پر محرومیاں و نامرادیاں پیدا کرنے والی سرکشی (شقوتنا) غالب آ گئی تھی اور ہم اس قوم کے لوگ ہیں جو غلط راستے پر چل نکلی تھی (اسی وجہ سے ہمیں یہ انجام دیکھنا پڑا ہے)۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝١٠٧

107- (مگر) اے ہمارے رب! اب تُو ہمیں (اس عذاب سے) نکال دے اور اگر اس کے بعد ہم دوبارا (ویسے ہی کام) کریں تو پھر واقعی ہم ظالم قرار دیے جانے کے قابل ہوں گے۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝١٠٨

108-ارشاد ہوگا! کہ تمہیں خوشگواریوں سے محروم کر کے ذلت وخواری میں ڈال دیا گیا ہے اور اب پڑے رہو اس میں اور مجھ سے کلام بھی مت کرو۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝١٠٩

109-بلاشبہ (اہلِ جہنم کو آگاہ رہنا چاہیے تھا جب یہ دنیا میں تھے کہ) میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کہا کرتا تھا! کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں یعنی ہم نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم کر کے امن و اطمینان کی راہ پر چل پڑے ہیں اس لئے تُو ہمیں تباہیوں سے محفوظ کر کے اپنی حفاظت میں لیے رکھنا اور ہماری قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے ہمیں ہمارے کمال تک پہنچا دینا کیونکہ تُو سب سے بہتر رحمت کرنے والا ہے۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝١١٠

110-(اور ان جہنم والوں کو یہ بھی علم ہونا چاہیے تھا کہ) انہوں نے (ان اہلِ ایمان کو) تمسخر کا نشانہ بنا رکھا تھا اور یہ ان کے ساتھ (اپنے اس غلط رویے میں اس حد تک بڑھ گے کہ) ان (کے دل میں) میری یاد تک باقی نہ رہی اور (یہ مسلسل) ان کی ہنسی اڑاتے رہے۔

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝١١١

111-بلاشبہ آج میں نے جو اِن (اہلِ ایمان کو) صلہ دیا ہے تو یہ اس کے بدلے میں ہے کہ وہ (ایسے بُرے حالات میں میری خاطر) ڈٹے رہے اور یقیناً یہ (ان کی ثابت قدمی کا نتیجہ ہے کہ آج) وہ یوں کامیاب وکامران ہیں۔

قٰلَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِی الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِیۡنَ ﴿۱۱۲﴾

112-(اور پھر جہنم والوں کے لئے) ارشاد ہوگا! کہ مدت کا شمار کرو (اور بتاؤ کہ) زمین میں تم کتنے سال رہے ہو؟

قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ فَسۡـَٔلِ الۡعَآدِّیۡنَ ﴿۱۱۳﴾

113-(مگران کے لئے وقت کے حساب کا شعور اس قدر بدل چکا ہوگا کہ) وہ کہیں گے! کہ ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے ہیں۔ (اور وہ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے رب) شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے (کیونکہ ہمیں تو کچھ یاد نہیں)۔

قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا لَّوۡ اَنَّکُمۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۴﴾

114-ارشاد ہوگا! کہ تم بہت ہی تھوڑا عرصہ رہے ہو (لیکن جتنا بھی رہے ہو، اس زندگی کے مقابلہ میں جواب تمہیں یہاں بسر کرنا ہوگی وہ عرصہ بہت ہی تھوڑا تھا مگر) کتنا اچھا ہوتا اگر تم (اس حقیقت کو) سمجھ لیتے۔

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾

115-بہر حال (اے رسولؐ! ان حقائق کو بیان کرنے کے بعد ان مخالفین سے پوچھو کہ) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بلا کسی مقصد کے تخلیق کر رکھا ہے (یا تم اتفاقیہ دنیا میں آ گئے ہو کہ جو جی میں آیا کرتے جاؤ اور پوچھنے والا کوئی نہیں) اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟

فَتَعٰلَی اللّٰہُ الۡمَلِکُ الۡحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ ﴿۱۱۶﴾

116-لہٰذا (جان رکھو کہ) اللہ اس سے بہت بلند ہے (کہ وہ بے مقصد کام کرے)۔ حقیقت میں وہی اقتدار و اختیار رکھنے والا ہے اسی لئے اس کے سوا کسی کی پرستش نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی کسی اور کے احکام و قوانین کی اطاعت کی جاسکتی ہے۔ (اور یہ وہی اللہ ہے جو) ضوابط پر مبنی ساری کائنات کو سہارا دینے والی بڑی محترم قوت کی نشو ونما کرتے ہوئے اسے اس کی منزل کی طرف لئے جارہا ہے (عرش الکریم)۔

وَ مَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡہَانَ لَہٗ بِہٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾

117-لہٰذا (اللہ کا معبود ہونا ہی حقیقت ہے لیکن) جو کوئی اللہ کے ساتھ ساتھ کسی اور معبود سے بھی دُعا مانگے تو اس کے پاس (اپنے دعوے کی تائید کے لئے) کوئی بھی سند نہیں ہوسکتی (اور اسے دلیل کیسے مل سکتی ہے) کیونکہ بلاشبہ اس کا (اپنا) حساب تو اس کے رب کے پاس ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہیں تو وہ آخر کار بامراد نہیں ہوسکیں گے۔

وَ قُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَ ارۡحَمۡ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ع 6 26 6

118- بہرحال (کوئی ان سچائیوں کو تسلیم کرے یا نہ کرے مگر اے رسول ؐ) تم یہ دُعا کرتے رہو! کہ اے میرے رب! تو
مجھے اپنی حفاظت میں لیے رکھنا اور قدم بہ قدم میری مدد و رہنمائی کرتے ہوئے مجھے میرے کمال تک لے جانا کیونکہ تُو مدد و
رہنمائی کرنے والوں میں سب سے بہتر مدد و رہنمائی کرتے ہوئے کمال تک لے جانے والا ہے (خیر الرّٰحمین)۔